کتاب: مولانا غلام غوث ہزاروی مذہبی وسیاسی خدمات تالیف: جناب سہیل احمد اعوان صاحب

ضخامت: ۴۴۲/۷ صفحات قیمت: ۳۵۰ روپے

ناشر: مکتبہ جمال' تیسری منزل حسن مارکیٹ' اردو بازار لاہور

جامع الصفات' اکابرین واسلاف کے سیر وسوانح' احوال وواقعات اور تذکار وخدمات پڑھنے سے انسان میں مثبت شعور جوش وجذبہ ولولہ انتھک جدوجہد' عزم وہمت' تازگی وبیداری' صبر وتحمل' احتیاط وتقویٰ' حلم وبردباری جیسی عظیم صفات اپنانے کا شوق دامن گیر ہوتا ہے۔ تاریخ وسیرت لکھنے کی بنیادی وجہ بھی یہی معلوم ہوتی ہے۔

تازہ خواہی داشتن گر داغہائے سینہ را گاہے گاہے باز خواں ایں قصہ پارینہ را

اکابرین کے سلسلۃ الذھب والفضہ (سونے اور چاندی کے کڑیوں) میں ایک نام بطل حریت شیر سرحد' حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کا بھی ہے۔ آپ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ موصوف کی علمی' دینی' سیاسی' دعوتی' تبلیغی اور فلاحی ورفاہی خدمات پون صدی پر محیط ہیں۔ دیوبند کے فیض یافتہ اس آفتاب کی علمی فضل وکمال کے لئے یہ بین (واضح) دلیل ہے کہ مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ' مولانا مفتی محمد شفیعؒ اور مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ جیسے عظیم ہم جماعتوں (کلاس فیلو) میں دورہ حدیث کے سال سالانہ امتحان میں آپ کی پوزیشن دوسری رہی۔ اسی وجہ سے فراغت کے بعد دیوبند میں بحیثیت مدرس تقرر ہوا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد ارباب اہتمام دارالعلوم دیوبند کی جانب سے ہندوستان کے اطراف کی ریاستوں میں رد بدعات کی مہم پر روانہ کیے گئے۔ مولانا ہزارویؒ کی دینی' مذہبی اور سیاسی خدمات کو اگر ایک مختصر خاکے میں پیش کیا جائے تو وہ یوں ہوگی۔

۱۹۱۹ء جمعیت علماء اسلام کے قیام کے فوراً بعد جمعیت الطلباء کا قیام عمل میں لانا اور اس کے پہلے جنرل سیکرٹری منتخب ہونا۔ دکھی انسانیت کی خدمت کے لئے نعرہ پر خدائی خدمتگار تنظیم اور استخلاص وطن کے لئے کانگریس کے پلیٹ فارم پر ملک کے طول وعرض میں دورے کر کے لوگوں کو بیدار کرنا۔ مجلس احرار اسلام کے قیام کے بعد اس محاذ سے ہندوستان کی آزادی کے لئے انتھک جدوجہد کرنا۔ صوبہ سرحد میں قیام پاکستان کے لئے کیے جانے والے ریفرنڈم میں حمایت کرنا۔ تقسیم ہند سے قبل قادیانیت کی بیخ کنی کے لئے مجلس احرار کے سٹیج سے مناظرے اور مباحثے کرنا۔ تقسیم کے بعد ''انجمن تحفظ ختم نبوت'' کے محاذ سے ۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں فعال کردار ادا کرنا آخرکار پھر اس طویل جدوجہد کے نتیجے میں ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا اس ساری کامیابی کا سہرا حضرت ہزارویؒ کے سر ہے۔ یہ صرف دعویٰ نہیں بلکہ حضرت مولانا مفتی محمودؒ جنہیں زندگی کے آخری دور میں حضرت ہزارویؒ سے شدید سیاسی اختلاف تھا۔ انہوں نے بھی اس کا اعتراف ان الفاظ سے کیا:

''حضرت ہزاروی کو قادیانیت کے مسئلہ میں ہم پر فوقیت حاصل ہے۔''

زیر نظر کتاب ''مولانا غوث ہزارویؒ کی مذہبی وسیاسی خدمات'' اس موضوع پر مستند قابل قدر وستائش' تحقیقی